ٹیپو سلطان کی لائبریری

تاریخ عالم سے اس امر کے ثبوت ملتے ہیں کہ کتب خانے نہایت قدیم زمانے میں عالم وجود میں آئے تھے۔ قدیم آشوریا اور مصر میں شاہی لائبریریاں قایم ہوئی تھیں۔ اشوریا کے بادشاہ اشور بنی پال کی مشہور لائبریری اس وقت بھی برٹش میوزیم میں محفوظ ہے۔ ہندوستان بھی بہت پرانے زمانے سے گہوارۂ علم کی حیثیت سے مشہور چلا آتا ہے۔ اس ملک میں بھی ایام سلف سے کتب کی فراہمی اور حفاظت کا کام جاری ہے۔ قدیم اور وسطی زمانے کے بادشاہ بڑے علم دوست اور ادب نواز تھے۔ اس سلسلے میں اُن کی حوصلہ افزا سرگرمیاں اور مساعی خاص طور پر قابلِ تحسین ہیں۔ پریس کی ایجاد سے پہلے کتابیں فرداً فرداً لکھی جایا کرتی تھیں۔ ہندو زمانے میں مٹھوں، مندروں اور شاہی محلات میں قلمی کتابیں جمع رہتی تھیں۔ مسلمانوں کے عہد میں بھی بادشاہوں اور امرا کی ذاتی کوششوں اور تعاون کی بدولت بے شمار کتب فراہم کی گئیں اور لکھوائی گئیں۔ نیز ایسے علمی خزائن محفوظ رکھے جانے کے لئے کتب خانے بھی قایم کئے گئے۔ اس ضمن میں مغل بادشاہوں کے نام بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔ حرماں نصیب شاہ ہمایوں نے تو اپنے کتب خانے کی سیڑھیوں سے گر کر ہی زندگی سے ہاتھ دھوئے تھے۔ انگریزوں کی عملداری کے ابتدائی دور میں اس ملک کے آزاد حکمرانوں کی قایم کردہ لائبریریوں میں سے میسور کے آزاد فرمانروا ٹیپو سلطان کا بیش قیمت کتب خانہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ٹیپو سلطان پر عام انگریز مورخین کے نقطۂ نگاہ سے یہاں بحث کرنا ہمیں مطلوب نہیں۔ وہ ٹیپو کی زندگی تاریک رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اس مضمون میں اس متنازعہ فیہ امر پر بحث کرنے کی فرصت نہیں۔ تاہم اجمالی طور پر یہ امر واضح کیا جا سکتا ہے کہ ٹیپو سلطان کی زندگی پر تعصبات سے بالاتر ہو کر روشنی ڈالنے کا وقت آ گیا ہے۔ اُن کے متعلق بلاخوف و رعایت یہ کہنے میں تامل نہیں ہونا چاہئے کہ وہ بزدل اور ڈرپوک نہیں تھے۔ انگریزوں کی اطاعت قبول کر لینے کی نسبت وہ آزادی کی قربان گاہ پر شہید ہونا ہی بہتر سمجھتے تھے۔ اس زمانے کے ہندوستانی شاہی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں میں سے فقط ٹیپو سلطان نے شاہان فرانس و ترکی اور راجہ پیگو وغیرہ غیر ملکی حکمرانوں کے ساتھ سیاسی اور تجارتی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ نظامِ سلطنت کی جانب بھی ان کی کڑی نظر رہتی تھی اور امورِ سلطنت میں وہ عرق ریزی سے کام لیا کرتے تھے اور وہ اپنے احکام اپنے ہاتھوں سے لکھ کر عمالِ دولت کے نام جاری کیا کرتے تھے۔ یہ امر بھی قابل قبول نہیں کہ وہ دوسرے مذاہب کے مخالف تھے۔ سنگری مٹھ میسور کے منتظم جگت گورو شری شنکراچاریہ کے نام ٹیپو سلطان کی طرف سے موصولہ چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹہ فوج کے افسروں کے ہاتھوں مٹھ کے لٹنے اور ناپاک کئے جانے پر ٹیپو نے مٹھ کی مورتیوں کی تجدید اور پوجا کا بندوبست کر دیا تھا اور اس کام سے متعلقہ کل مصارف شاہی خزانہ سے ادا کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں شری شنکراچاریہ سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ اُن کی حکومت کی بہبودی اور ترقی کے لئے پوجا کریں۔

ٹیپو سلطان نے کئی مشرقی زبانوں کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ فارسی اردو اور کناڑی زبان میں فصاحت کے ساتھ گفتگو کر سکتے تھے۔ انہیں تحصیلِ علم کا بہت شوق تھا۔ علم دوستی اور ادب نوازی اُن کا مرغوب شیوہ تھا۔ انہوں نے کثیر التعداد فارسی اور عربی کتب کے نسخے فراہم کر رکھے تھے۔ وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ اپنی نجی لائبریری میں ہی گزارتے تھے۔ اُن کے مراسلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ راجدھانی سے کہیں دوسری جگہ جاتے تو اپنے کتب خانے سے کتابیں ساتھ لے جاتے یا بعد ازاں منگوایا کرتے۔

ٹیپو سلطان ۱۷۹۹ء میں انگریزوں سے لڑتے لڑتے شہید ہوگئے اور میسور کی آزادی ہمیشہ کے لئے معدوم ہوگئی۔ ٹیپو کے دیگر مال و متاع کے ساتھ اُن کی لائبریری اور مراسلات انگریزوں کے ہاتھ آگئے تھے۔ انگریز عمال نے اس لائبریری کو حفاظت کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کو بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ صوبہ بنگال میں مشہور فورٹ ولیم کالج انہیں دنوں (سنہ ۱۸۰۰ء میں) قایم ہوا تھا۔ اُس وقت کے گورنر جنرل ویلزلی کے حکم سے مذکورہ لائبریری فورٹ ولیم کالج میں منتقل کر دی گئی۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں چارلس سٹراٹ، ایک انگریز اس کالج میں فارسی کے نائب پروفیسر مقرر ہوئے۔ وہ علم و ادب کے بہت دلدادہ تھے۔ ان کی نظر اس خزینۂ علم (لائبریری) پر پڑی اور انہوں نے فرصت کا وقت اس لائبریری کی کتب کے مطالعہ و جانچ پڑتال میں لگانا شروع کر دیا۔ خوش قسمتی سے کالج کونسل نے چارلس سٹراٹ کے کام کی اہمیت سمجھ کر انہیں مراعات بہم پہنچائے جانے کی سفارش گورنمنٹ سے کر دی۔ گورنمنٹ نے اس سفارش پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دی اور چارلس کی امداد کے لئے فورٹ ولیم کالج میں چار مولویوں کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ لیکن انہیں دنوں ولایت سے مزید طلبا کے آجانے پر مولویوں کو پڑھانے کے کام پر لگا دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس صاحب ان کی امداد سے محروم ہو گئے۔ فقط حسین علی نام کے ایک مولوی کی اعانت سے ہی انہوں نے ٹیپو لائبریری کے جملہ نسخہ جات کی ریسرچ جاری رکھی اور تمام کتب کی فہرست مرتب کر لی۔

عربی، فارسی اور ہندوستانی زبان کی ملی جلی کل کتابوں کی تعداد کل دو ہزار تھی۔ مسلم تہذیب و تمدن کے مختلف شعبوں کی کتب سے یہ لائبریری بھری پڑی تھی۔ تواریخ، سوانح حیات، مذہب و شریعت، سیاسیات، شعر و شاعری، حکایات و روایات، ریاضی، نجوم، فلسفہ، زبان دانی وغیرہ تمام موضوعات پر مشتمل کتب نے لائبریری کا دامن مالا مال کر رکھا تھا۔ جملہ کتب نہایت خوش خط نستعلیق خط میں نقش و نگار اور دلکش قلمی موشگافیوں سے سجا کر بڑی محنت سے لکھی گئی تھیں۔ وسطی زمانہ میں خوشنویسی بہترین آرٹ میں شمار کی جاتی تھی۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے عہد میں یہ آرٹ عروج کمال پر پہنچا۔ پٹنہ کی خدا بخش لائبریری میں اس کے بے شمار شاہکار موجود ہیں۔

ٹیپو لائبریری کی بیشتر کتب حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے مالِ غنیمت کے ساتھ دیگر مقامات سے لائی گئی تھیں۔ بیجاپور، گولکنڈہ، کرناٹک کے علاقہ کے کئی مقامات سے بے شمار کتب اُن کے ہاتھ لگی تھیں۔ بعض کتب کے ابتدائی اور آخری اوراق نہ ہونے کی وجہ سے مصنفین کے ناموں کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہر کتاب کے سرورق کے وسط میں ایک تمغہ کی شکل بنائی گئی تھی۔ اس میں خدا، حضرت محمدؐ، حضرت محمدؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ، اُن کے فرزند حضرت حسن اور حسین کے نام تحریر کئے گئے تھے۔ سرورق کے چاروں کونوں میں پہلے چاروں خلفاء — ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کے نام دیئے گئے تھے۔ سرورق کی پیشانی پر "سرکار خدا داد" اور نچلے حصے پر "اللہ کافی" کلمات لکھے ہوئے تھے۔ کسی کسی کتاب پر ٹیپو سلطان کے نام کی مہر ثبت تھی۔ ان کتب کے مقدم موضوع عام مذہبی مسائل، شریعت، اور "صوفی مذہب" تھے۔ ان دو موضوعات کی کتب ہی ٹیپو سلطان کو زیادہ مرغوب تھیں۔ انہیں خود بھی تصنیف کتب کا بہت شوق تھا۔ مگر ان کا تصنیف کردہ کوئی بھی مکمل صحیفہ دستیاب نہیں ہوا۔ البتہ اُن کی ذاتی مساعی اور اہتمام سے مختلف موضوعات پر پچاس کتب تصنیف اور دیگر زبانوں سے ترجمہ کی ہوئی ملی ہیں۔

ٹیپو سلطان کی ان فراہم شدہ کتب سے ان کے زمانہ کے ذوقِ علم پر روشنی پڑتی ہے۔ نیز فارسی زبان کی کئی ایک قرنوں کی رفتار ترقی کا پتہ بھی چلتا ہے۔ یورپ جب جہالت اور لاعلمی کی تاریکی میں گم تھا، ایشیا اس وقت علم و حکمت کے لحاظ سے کس درجہ ترقی پر پہنچا ہوا تھا — یہ لائبریری اس امرِ واقعی کے ثبوت کی بھی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتب خانہ کی بہت سی کتابیں بعد میں انگلینڈ بھیج دی گئی تھیں۔ چند ایک معمولی کتب ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی لائبریری میں موجود ہیں۔ ذیل میں اس لائبریری کی چیدہ چیدہ کتب کا مختصر تعارف درج ہے۔

اس لائبریری میں تاریخ اور سوانح عمریوں کے بے شمار قیمتی نسخے جمع کئے گئے تھے۔ اُس زمانے کے مسلمان علما نے تاریخ دانی میں شہرت حاصل کی تھی۔ ہندوستان، عرب، پارس وغیرہ کئی ممالک کی تاریخی کتب سے ٹیپو سلطان کی لائبریری سیر داماں تھی۔ اُن میں سے "روضۃ الصفا" بہت مشہور ہے۔ مشرقی لٹریچر میں اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے مصنف محمد بن خواوند شاہ بن محمد ہیں۔ یہ عوام میں میر خوند کے نام سے معروف تھے۔ ان کی یہ کتاب سات

حصص پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں اس کے ساتھ ایک دیباچہ اور ضمیمہ بھی شامل ہے۔ کتاب کی تمہید میں مطالعہ تواریخ کے متعلق عام بحث کی گئی ہے۔ اور حکمران طبقہ کے لئے اس کے فواید بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد آفرینش عالم سے شروع کر کے پارس کی قدیم تواریخ، سکندر اعظم کی سوانح حیات، حضرت محمدؐ، پہلے چار خلیفوں اور بارہ اماموں کی سوانح عمریاں بنو امیہ، بنو عباس اور سلجوقی خاندان اور غزنی اور غور کے شاہی خاندانوں کے حالات اور چنگیز اور تیمور کی تاریخ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور مشہور تاریخ "خلاصۃ الاخبار" بھی ملتی ہے۔ یہ کتاب بھی ایشیا کی مستند تواریخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی ضخامت، بصیرت افروز دیباچہ، دس حصص اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا موضوع بھی "میر خوند" کی اصلی تصنیف کا دوسرا حصہ ہے۔ مذکورہ دونوں کتب کے علاوہ ایشیا اور ہندوستان کی تواریخ سے متعلق جو دیگر کتابیں ٹیپو لائبریری کی زینت تھیں ان میں سے صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) روضۃ الطاہرین (۲) تاریخ بہود (۳) ظفر نامہ ——— تیمور کی مہموں کا تذکرہ۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ترجمہ کی گئی تھی (۴) طبقات ناصری۔ یہ کتاب غلاماں خاندان کے بادشاہ ناصر الدین کے عہد میں لکھی گئی تھی اور مصنف کی طرف سے بادشاہ کے نام سے منسوب کر دی گئی تھی (۵) طبقات اکبری ——— اس کتاب کے مصنف نظام الدین احمد تھے (۶) فرشتہ کی مشہور تواریخ، محمد قاسم فرشتہ نے یہ کتاب تصنیف کی تھی (۷) منتخب اللباب۔ ——— مصنفہ مشہور تواریخ دان خافی خاں (۸) معاصر رحیمی (۹) اقبال نامہ جہانگیری (۱۰) شاہجہان نامہ (۱۱) عالمگیر نامہ (۱۲) لطائف الاخبار — اس میں دارا کے حملۂ قندھار کا تذکرہ ہے۔ کاناڑی زبان میں تصنیف شدہ میسور راج ونش کی تواریخ کا فارسی ترجمہ ——— ٹیپو کی ہدایت کے مطابق اس کا ترجمہ کیا گیا تھا۔

شعر و شاعری:- قدیم پارس بے شمار شاعروں کا وطن تھا فارسی زبان کا پرانا مجموعہ شعر و شاعری آج بھی چاردانگ عالم میں خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ ٹیپو سلطان کی لائبریری میں فارسی شاعری کے بیش قیمت نسخے فراہم کئے گئے تھے۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہاں دیئے جاتے ہیں ——— (۱) جامی کی تصنیف کردہ "یوسف و زلیخا" (۲) دیوان انوری ——— (۳) جلال الدین رومی کی مثنوی (۴) کلیات سعدی ——— سعدی کے کلام کا مجموعہ (۵) سعدی کی بوستاں (۶) امیر خسرو کے کلام کا مجموعہ (۷) شیریں فرہاد (۸) دیوانِ حافظ (۹) رامائن کا فارسی ترجمہ (۱۰) شاہ نامہ وغیرہ

حکایات:- (۱) انوار سہیلی (۲) ہندی سے ترجمہ شدہ نصیحت آموز کہانیاں (۳) داستانِ سلیمان۔

سائنس:- (۱) جامع العلوم — اس کتاب میں سائنس کے مختلف موضوعات مثلاً نجوم، زراعت۔ طبیعات جغرافیہ وغیرہ پر خامہ فرسائی کی گئی ہے (۲) جواہر نامہ — قیمتی پتھروں اور معدنیات کے متعلق سائنس (۳) خواص الحیوان — یہ علم الحیوانات کی کتاب ہے (۴) علم نباتات اور علم طبعی کا باتصویر صحیفہ ——— ٹیپو سلطان کی ہدایت سے انگریزی اور فارسی زبان سے ترجمہ کیا گیا تھا (۵) علم الخواب کی کتاب (۶) اقلیدس جیومیٹری کا گریک سے عربی میں ترجمہ (۷) ابو سینا کی تصنیف کردہ علم طب کی شہرہ آفاق کتاب "قانون فی الطب"

ان کے علاوہ جو نادر نسخے تھے۔ افسوس کہ وہ ہندوستان سے برٹش میوزیم میں منتقل کر دیئے گئے اور آج اس ملک کے اہلِ ذوق ان سے استفادہ بھی نہیں کر سکتے۔

جگن ناتھ شرما پربھاکر